کتابتِ حدیث

تحریر: عبدالرشید عراقی۔سوہدرہ

حدیثِ رسول ﷺ شریعتِ اسلامیہ کا دوسرا قانونی ماخذ ہے۔قرآن مجید کا غور وفکر سے مطالعہ کرنے سے کئی مقامات پر حدیثِ رسول اللہ ﷺ کی اہمیت کا علم ہوتا ہے۔قرآن مجید کی طرح اس کی حیثیت بھی مسلم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ﴿ویعلمهم الکتاب والحکمة﴾ [البقرة: ۱۲۹] ''وہ انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم سکھاتے ہیں''۔حکمت سے یہاں حدیث رسول اللہ ﷺ مراد ہے۔علمائے اسلام نے یہی مراد لی ہے۔امام شافعیؒ (م۔۲۰۴ھ) اپنی مشہور کتاب ''الرسالہ'' میں فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر وحی کی اطاعت فرض کی ہے اور آنحضرت ﷺ کی سنت کی اتباع ضروری قرار دی ہے''۔[الرسالہ:۷۶]

اہل اسلام نے جتنا اہتمام اپنے علوم کی حفاظت اور اپنے رسول خاتم النبین ﷺ کے کلام کی حفاظت کیلئے کیا ہے۔آج تک روئے زمین پر کسی قوم نے بھی اپنے پیشوا کے کلام کی حفاظت کیلئے نہیں کیا،اور پیشوا کے کلام کی حفاظت تو بہت دور کی بات ہے۔وہ اپنے آسمانی صحیفوں اور اپنی اُن کتابوں کی بھی حفاظت نہیں کر سکے۔جن کے کلام الٰہی کے وہ خود دعویدار ہیں۔منکرین حدیث کی طرف سے یہ اعتراض اُٹھایا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیث کی کتابت سے منع فرمایا تھا،اور اس سلسلہ میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں۔(**لاتکتبوا عنی شیئًا الا القرآن فمن کتب عنی شیئًا غیره فلیمح**) ترجمہ:''مجھ سے قرآن کے علاوہ کچھ نہ لکھو جس نے کچھ لکھا ہے وہ مٹا دے''۔[مسلم:۱/۴۲۲]عدم کتابت کی سب سے بڑی دلیل مندرجہ بالا حدیث ہے۔امام بخاریؒ (م۔۲۵۶ھ) اور دیگر محدثین نے اس کو حضرت ابوسعید خدریؓ کا قول قرار دیا ہے۔حافظ ابن حجر (م۔۸۵۲ھ) فتح الباری میں فرماتے ہیں (**منهم من أعلّ حدیث أبی سعید وقال الصواب وقفه، علیٰ أبی سعید قاله البخاری**) ترجمہ:''کچھ لوگوں نے حدیث ابی سعید خدریؓ کو معلول قرار دیا ہے،اور کہا ہے:صحیح یہ ہے کہ یہ ابی سعید پر موقوف ہے۔یہ بات امام بخاریؒ نے کہی ہے۔[فتح الباری:۱/۱۸۵]

علمائے اسلام لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہ حکم اس لئے دیا تھا کہ قرآن مجید کے ساتھ کسی اور چیز کی آمیزش نہ ہو جائے،جو لوگ اس بات کا پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ حدیث کی کتابت دور رسالت میں نہیں ہوئی،یہ ایک تاریخی جھوٹ ہے۔حدیث کی کتابت دور رسالت میں ہوئی۔اور آپ ﷺ نے حدیثوں کی کتابت کا حکم دیا۔حجۃ الوداع کے مشہور خطبہ میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (**فلیبلغ الشاهد الغائب**) ترجمہ:''یعنی جو لوگ اس وقت

موجود ہیں، وہ ان لوگوں تک ان احکام کو پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں''۔(اسی کا نام روایت حدیث ہے)[صحیح بخاری باب حجۃ الوداع: رحمۃ للعالمین ۱/ ۲۲۹] رسول اللہ ﷺ کا وہ مشہور خطبہ جمعہ جو آپؐ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا تھا، اس کے متعلق حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے، کہ ایک صحابی جن کا نام ابوشاہ یمنی تھا، آپ ﷺ سے درخواست کی کہ یہ خطبہ میرے لئے لکھوایا جائے آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو حکم دیا (اکتبوہ لأبی شاہ) ترجمہ:''یعنی ابوشاہ کو لکھ دو''۔ چنانچہ یہ لکھ کر ابوشاہ کے حوالے کیا گیا۔[الرحیق المختوم:۶۴۹]

دور رسالت کا تحریری ذخیرہ: یہاں ہم چند ان مجموعوں کا تذکرہ کرتے ہیں جو دور رسالت میں یا دور صحابہ میں خود صحابہ کرامؓ کے ہاتھوں جمع ہوئے ہیں۔

۱۔ الصادقہ: یہ مجموعہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں رہ کر مرتب کیا تھا: حضرت عبداللہؓ اس مجموعہ کو بڑی حفاظت سے رکھتے تھے اور فرماتے تھے (مایرغبنی فی الحیاۃ الاالصادقۃ) ترجمہ:''مجھے زندگی کی چاہت صرف اسی صحیفہ''الصادقہ'' کی وجہ سے ہے، اور حضرت عبداللہؓ فرمایا کرتے تھے، کہ میں نے یہ مجموعہ خود آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر لکھا ہے۔[سنن دارمی:۶۸]

۲۔ کتاب عمرو بن حزم: رسول اکرم ﷺ نے سنن وفرائض اور دیت وغیرہ کے کچھ مسائل لکھوا کر حضرت عمرو بن حزم صحابیؓ کے ذریعہ اہل یمن کے پاس بھیجے تھے۔

۳۔ صحیفہ ہائے انس بن مالکؓ **۴۔ صحیفہ علی بن ابی طالبؓ**

۵۔ صحیفہ وائل بن حجرؓ **۶۔ خطبہ فتح مکہ**

۷۔ کتاب الصدقہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی کے آخر ایام میں زکوۃ کے موضوع پر ایک کتاب لکھوائی تھی جو مکمل تو ہو چکی تھی، مگر عاملوں کے پاس بھیجنے سے پہلے آپ ﷺ اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے، اور آپ ﷺ کے بعد (عمل بہ ابوبکر حتی قبض وعمر حتی قبض) ''حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بھی زندگی بھر اس پر عمل کیا اور حضرت عمر فاروقؓ نے بھی آخر دم تک اس پر عمل کیا''۔ [جامع ترمذی کتاب الزکوۃ:۱۱۴]

۸۔ فرائض الصدقہ:

۹۔ **کتاب الحج:** صحیح مسلم میں حضرت جابر بن عبداللہؓ کے متعلق لکھا ہے، کہ انہوں نے حج کے متعلق ایک کتاب جمع کی تھی۔[تدوین حدیث:۶۸]

۱۰۔کتاب سعد بن عبادۃؓ ۱۱۔صحیفہ جابرؓ ۱۲۔صحیفہ سمرۃؓ ۱۳۔کتب ابو ہریرہؓ

تابعین کے تحریری مجموعے: جس طرح صحابہ کرامؓ نے ارشادات نبوی کو حافظہ کے علاوہ تحریری طور پر بھی محفوظ کیا، ناممکن تھا کہ ان کے شاگرد اس میں غفلت برتتے۔ مولانا مناظر احسن گیلانیؒ (م۔۱۹۵۶ء) حافظ ابن حجرؒ (م۔۸۵۲ھ) کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہؓ کے دو تلامذہ وہب بن منبہ اور سلمان بن قیس نشکری نے حدیثوں کو قلمبند کیا تھا۔[تدوین حدیث:۶۸] حضرت ابو ہریرہؓ کے دو شاگردوں نے بھی حدیث کے مجموعے مرتب فرماتے تھے۔

ا۔ صحیفہ بشیر بن نہیک [تدوین حدیث:۷۰] ۲۔صحیفہ ہمام بن منبہ: اس صحیفہ میں (۱۳۸) احادیث ہیں، اور مسند احمد بن حنبل میں تمام کا تمام شامل ہے۔ یہ صحیفہ محترم ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ حیدر آبادی کی تحقیق وتخریج سے حیدر آباد دکن شائع ہو چکا ہے اور اس کا اردو ترجمہ بھی کراچی سے شائع ہو گیا ہے۔

آب زم زم میں جو قدرتی خصوصیات موجود ہیں وہ عام پانی میں پیدا کرنا ممکن نہیں، جاپانی سائنسدان

ٹوکیو (عرفان صدیق/نمائندہ جنگ) آب زم زم پر معروف جاپانی سائنسدان کی جانب سے کی جانے والی نئی تحقیق سے ثابت ہو گیا ہے کہ جو معدنی خصوصیات آب زم زم میں قدرتی طور پر موجود ہیں وہ خصوصیات عام پانی میں مصنوعی طور پر پیدا کرنا بھی ممکن نہیں ہیں تاہم اگر عام پانی کے ایک ہزار قطروں میں آب زم زم کا قطرہ بھی شامل کر دیا جائے تو عام پانی میں آب زم زم جیسی خصوصیات پیدا ہو سکتی ہیں۔ تفصیلات کے مطابق جاپان کے معروف سائنسی تحقیقاتی ادارے کے پروفیسر ڈاکٹر ایموتو نے ایک خبر رساں ادارے سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ انہیں ایک عربی دوست کے ذریعے ملنے والے آب زم زم کے پانی پر انہوں نے تحقیق کی تو حیرت انگیز باتوں کا انکشاف ہوا جس میں سب سے اہم آب زم زم کے اندر ایک خاص بات جو تحقیقات سے ثابت ہوئی وہ یہ کہ مسلمان پانی پینے سے پہلے پانی پر بسم اللہ پڑھ کر پھونکتے ہیں جس سے پانی میں ایک خاص قسم کی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے اور پانی میں ایک خاص قسم کے بلور بن جاتے ہیں جو صحت کیلئے فائدے مند ہوتے ہیں۔

بشکریہ: روزنامہ ''جنگ'' لاہور 25 اپریل 2008